بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے بے مثال اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23ء ستمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بیان ہو رہے تھے۔ آج بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضرت عائشہؓ نے آیت اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبّیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔ کے حوالے سے اپنی بہن کے بیٹے عروہ سے فرمایا کہ حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں میں سے تھے کہ جب احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچی اور مشرکین چلے گئے تو آپؐ نے مشرکین کے واپس آنے کے خدشے پر فرمایا کہ ان کے پیچھے کون جائے گا تو سترّ آدمیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا جن میں حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔

ابوسفیان جنگِ احد کے بعد اگلے سال بدر کے مقام پر جنگ کا وعدہ کرکے اپنا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مزید احتیاط کی خاطر سترّ صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوبکرؓ لشکرِ قریش کے پیچھے روانہ کردی۔ بخاری کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن وقاصؓ کو لشکر قریش کے پیچھے خبر لانے کے لیے روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑے خالی ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکہ واپس جارہے ہیں اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو سمجھنا کہ نیت بخیر نہیں۔ اگر اُن کا رُخ مدینہ

کی طرف ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اب اگر قریش نے مدینہ پر حملہ کیا تو خدا کی قسم ہم اُن کو مزا چکھا دیں گے لیکن آپؐ کو خبر ملی کہ لشکرِ قریش مکہ کی طرف واپس جا رہا ہے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق جب ابو جندل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا تو صحابہؓ بہت جوش میں تھے۔ اس واقعہ کا تذکرہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی بیان فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تم کو بہت حکم دیئے مگر میں نے تم سے مخلص ترین لوگوں کے اندر بھی بعض دفعہ احتجاج کی روح دیکھی مگر ابو بکرؓ کے اندر میں نے یہ روح کبھی نہیں دیکھی۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عمرؓ جیسا انسان بھی گھبرا گیا اور وہ اسی گھبراہٹ کی حالت میں حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں گئے اور کہا کہ کیا ہمارے ساتھ خدا کا یہ وعدہ نہیں تھا کہ ہم عمرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں خدا کا وعدہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا خدا کا ہمارے ساتھ یہ وعدہ نہیں تھا کہ وہ ہماری تائید اور نصرت کرے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ ہاں تھا۔ انہوں نے کہا تو پھر کیا ہم نے عمرہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا عمر خدا نے کب کہا تھا کہ ہم اسی سال عمرہ کریں گے۔ پھر انہوں نے کہا کہ کیا ہم کو فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ خدا اور اس کا رسول فتح و نصرت کے معنے ہم سے بہتر جانتے ہیں مگر عمر کی اس جواب سے تسلی نہ ہوئی اور وہ اسی گھبراہٹ کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا خدا کا ہم سے یہ وعدہ نہ تھا کہ ہم مکہ میں طواف کرتے ہوئے داخل ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا ہم خدا کی جماعت نہیں اور کیا خدا کا ہمارے ساتھ فتح و نصرت کا وعدہ نہیں تھا؟ آپؐ نے فرمایا۔ تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم نے عمرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے کب کہا تھا کہ ہم اسی سال عمرہ کریں گے۔ یہ تو میرا خیال تھا کہ اس سال عمرہ ہو گا۔ خدا نے تو کوئی تعیین نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا تو پھر فتح و نصرت کے وعدہ کے کیا معنی ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نصرت خدا کی ضرور آئے گی اور جو وعدہ اس نے کیا ہے وہ بہر حال پورا ہو گا۔ گویا جو جواب حضرت ابو بکرؓ نے دیا تھا وہی جواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ غیر مذاہب والوں کا بھی بے حد خیال رکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ کے سامنے کسی یہودی نے کہہ دیا کہ مجھے خدا کی قسم جس نے

موسیٰ کو سب نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے اُسے تھپڑ مار دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو ڈانٹا اور فرمایا کہ ایسا کیوں کیا؟ یہودی کو حق ہے کہ جو چاہے عقیدہ رکھے یعنی اپنے عقیدے کے مطابق جو چاہے وہ بول سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکرؓ کی عشق و محبت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ مکہ سے مدینہ ہجرت کے موقع پر بھی اور آپؐ کی وفات کے موقع پر بھی حضرت ابو بکرؓ کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشقانہ تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النصر نازل ہوئی جس میں آپؐ کی وفات کی مخفی خبر تھی تو آپؐ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اپنی رفاقت اور دنیاوی ترقی میں سے ایک کی اجازت دی ہے اور میں نے خدا تعالیٰ کی رفاقت کو ترجیح دی۔ تمام صحابہ اس پر خوش ہوئے لیکن حضرت ابو بکرؓ کی چیخیں نکل گئیں اور آپؓ بے تاب ہو کر رو پڑے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ پر ہمارے ماں باپ بیوی بچے سب قربان ہوں۔ آپؐ کے لیے ہم ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ گویا جس طرح کسی عزیز کے بیمار ہونے پر بکرا ذبح کیا جاتا ہے اُسی طرح حضرت ابو بکرؓ نے اپنی اور اپنے سب عزیزوں کی قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کی۔ حضرت عمرؓ سمیت تمام صحابہ حضرت ابو بکرؓ کے رونے اور اس طرح بات کرنے پر حیران تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ مجھے اتنے محبوب ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے سِوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ان کو خلیل بناتا مگر اب بھی یہ میرے دوست ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ آج سے مسجد میں کھلنے والی سب لوگوں کی کھڑکیاں بند کر دی جائیں سوائے ابو بکرؓ کی کھڑکی کے۔ اس طرح آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے اپنے ساتھ عشق کی داد دی کیونکہ یہ عشق کامل تھا جس نے اُنہیں بتا دیا کہ اس فتح و نصرت کی خبر کے پیچھے آنحضرت ﷺ کی وفات کی خبر ہے اور آپؓ نے اپنی اور اپنے عزیزوں کی جان کا فدیہ پیش کر دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی کسی بات پر تکرار ہو گئی اور حضرت ابو بکرؓ مزید جھگڑا بڑھنے کے پیش نظر وہاں سے جانے لگے تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا کرتہ پکڑ لیا کہ میری بات کا جواب دو اس وجہ سے حضرت ابو بکرؓ کا کرتہ پھٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ کی خدمت میں جا کر اپنی غلطی تسلیم کی جس پر آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت ساری دنیا میرا انکار کرتی تھی اُس وقت ابو بکر مجھ پر ایمان لایا اور ہر رنگ میں میری

مدد کی۔ اسی اثنا میں حضرت ابو بکرؓ بھی پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی دیکھ کر اپنی غلطی تسلیم کرنے لگے۔ یہی حضرت ابو بکرؓ کا عشق تھا کہ وہ آپؐ کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اُن سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے نرمی کرنے کا مشورہ دیا مگر حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا جرأت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو منسوخ کر دے۔ اگر یہ لوگ آپؐ کے زمانے میں ایک رسّی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے تو میں وہ رسّی بھی ان سے لے کر رہوں گا اور اُس وقت تک دم نہیں لوں گا جب تک یہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ یہ ہے عشق و محبت کی مثال کہ نازک حالات میں بھی جب صحابہ لڑائی نہ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے تو حضرت ابو بکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پورا کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح لشکر اسامہ کو روکنے کے لیے صحابہؓ کے مشورے کو ردّ کرتے ہوئے بھی حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگر دشمن طاقتور ہو کر مدینہ پر فتح پا لے اور مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار کردہ لشکر کو روک نہیں سکتا۔

فتوحات عراق میں حاصل ہونے والی ایک چادر حضرت خالدؓ نے اہل لشکر سے مشورے کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو تحفۃً بھجوائی اور لکھا کہ اسے آپ لے لیجیے یہ آپؓ کے لیے تحفہ ہے لیکن آپؓ نے اُسے لینا گوارا نہیں فرمایا اور نہ اپنے رشتے داروں کو دی بلکہ اُسے حضرت امام حسینؓ کو مرحمت فرما دیا۔

حضور نے فرمایا باقی انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔ ان میں سے پہلے مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل زراعت تحریک جدید ربوہ تھے۔ دوسرا ذکر مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ علی احمد صاحب مرحوم معلم وقف جدید کا تھا۔

حضور انور نے دونوں مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔